تحریک حقوق نسواں کی موجودہ لہر کے تناظر میں اسلام میں خواتین کے حقوق بیان کیجیے۔

تعارف:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے عورت کو اعزاز دیا اُسے برابری کے ساتھ آدمؑ کے ساتھ جنت میں رکھا۔ "پھر ہم نے آدم سے کہا تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو" (البقرہ:34) یہاں اللہ تعالیٰ نے عورتوں کو برابری کے حقوق دیئے آج مغرب انسانوں کے بنائے ہوئے قانون کے تحت عورتوں کے حقوق کی بات کرتا ہے جو قرآن کی رو سے جہالت کے سوا کچھ بھی نہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: "اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور پھر اسی سے اس کا جوڑا بنایا ان دونوں میں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے" (النساء:1) انسانی معاشرے میں تعاون کی بنیاد وحدتِ الٰہ، وحدتِ آدم اور اشتراکِ باہمی کے عقیدے اور یقین پر ہے۔ اسلام اور آئینِ پاکستان عورتوں کو تمام بنیادی حقوق فراہم کرتا ہے۔ پاکستانی معاشرے میں عورت کو پروقار اور پر تحفظ مقام حاصل ہے لیکن اس کے ساتھ تشدد، جبراً شادی اور وراثت میں حق نہ ملنے کے حوالے سے سنگین مسائل کا بھی سامنا ہے۔

موجودہ تحریک حقوق نسواں اور عورت کے حقوق:

مغربی حقوقِ نسواں کی تحریک ایک خاص سماجی پس منظر کی حامل ہے۔ اسلام کی آمد سے قبل مشرق

اور مغرب میں عورتوں پر ظلم کے حوالے سے برابر تھے۔ بیٹیوں کو پیدا ہوتے ہی زندہ دفن کر دیا جاتا تھا۔ ہندوستانی معاشرے میں خاوند کے مرنے پر بیوی کو "ستی" کر دیا جاتا تھا۔ لیکن اسلام کی روشن تعلیمات کے بعد پوری دنیا میں عورتوں کے حقوق کے حوالے سے آگاہی پیدا ہوئی۔ کچھ معاشروں میں اسلام کے عطا کردہ حقوق زیادہ پیمانے پر عورتوں کو حاصل ~~ہیں~~ ہوئے اور کچھ معاشروں میں صورتحال ابھی تک خراب ہے۔ حقوق نسواں کی جڑیں بنیادی طور پر مغرب میں ہیں لیکن یہ پوری دنیا میں پھیل چکی ~~ہیں~~ ہے۔ اس مغربی تحریک نے عورت کی حرمت کے ساتھ ساتھ خاندانی، معاشرتی، مذہبی اور اخلاقی اقدار کو تباہ و برباد کر دیا

بقول علامہ اقبال:

سورج ہمیں ہر شام یہ درس دیتا ہے
مغرب کی طرف جاؤ گے تو ڈوب جاؤ گے

اسلام میں عورتوں کے حقوق:

اسلام کی آمد سے قبل عورت کا کوئی مقام نہیں تھا۔ اسے بری رسومات اور کی نذر کر دیا جاتا تھا۔ اسلام نے عورت کو معاشرے میں ایک بلند مقام عطا کیا اور جاہلانہ رسومات کا خاتمہ کیا۔ قرآن مجید میں کئی جگہ عورتوں کے حقوق اور ان کی اہمیت کے بارے میں ذکر ہے:

ترجمہ: "عورتوں کے لیے بھی معروف طریقے پر ویسے ہی حقوق ہیں جیسے مردوں کے حقوق ہیں ان پر ہیں" (البقرہ: 228)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ رب کریم نے خود قرآن میں

شروع سے ہی عورتوں کے حقوق کا علم دے دیا تھا جس دنیا کی کوئی طاقت سلب نہیں کر سکتی۔ ذیل میں عورتوں کے حوالے سے اسلامی حقوق اور ان کا مغربی اور جاہلی تقابل درج ہے۔

- **حقِ زندگی:** اسلام عورت کو زندگی کے تحفظ کا حق دیتا ہے۔ زمانۂ جاہلیت میں بیٹیوں کو زندہ دفن کر دیا جاتا تھا جب کہ اسلام نے انسانی جان کی حرمت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور جو کسی مومن کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے، اللہ تعالیٰ کا اس پر غضب اور لعنت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار کر کے رکھا ہے۔" (النساء: 93)

- **عزت و عصمت کا تحفظ:** مسلمان مردوں کو اپنی نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اے حبیب! مومن مردوں سے یہ ارشاد فرما دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کیلئے پاکیزگی کا ذریعہ ہے، بلاشبہ اللہ تعالیٰ وہ جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔" (النور: 30)

اس کے برعکس مغرب میں عورت کی عزت پامال ہے۔ حقوقِ نسواں کے نام پر آزادی حاصل کرنے والی عورت کی کوئی عزت نہیں۔ خاندانی زندگی کا تصور نہ ہونے کی وجہ سے ناجائز تعلقات استوار کرنے والی مغربی عورت

آزاد تو ہے لیکن پر وقار نہیں اور ناجائز زندگی گزار رہی ہے

- **تعلیم کا حق:** حدیث نبوی ہے:
"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"

اس سے ثابت ہوا کہ تعلیم کا حق عورت کو بھی مرد کے برابر حاصل ہے۔ اولین وحی جس کا آغاز "اقرأ" سے ہے تعلیم حاصل کرنے کا درس دیتی ہے:
ترجمہ: "پڑھیے اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا"
(سورۃ العلق: 1)

ایک اور جگہ ارشاد ہے:
ترجمہ: "آپ فرما دیجئے کہ کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟"

- **نکاح کا حق:** اسلام عورت کو اپنی مرضی سے شادی کرنے کا حق دیتا ہے۔ جبکہ اسلام سے پہلے ایسا کوئی تصور نہیں تھا بلکہ جبراً شادی کرانے کا رواج عام تھا۔ اسلام نے عورت کو شوہر کے مرنے کے بعد شادی کرنے کا حق بھی دیا ہے۔

ترجمہ: (طلاق کے بعد) اپنی عورتوں کو نہ روکو کہ وہ اپنے شوہروں سے نکاح کر سکیں (البقرہ: 232)

- **حق مہر:** زمانۂ جاہلیت میں مہر ملکیت کی صورت میں رائج نہ تھا۔ اسلام نے اس حوالے سے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے

بہت مال ہی دے چکے ہو تو واپس نہ لو

ترجمہ: "اور اگر ایک بیوی کے بدلے دوسری بیوی بدلنا چاہو اور تم اُسے ڈھیروں بھر دے چکے ہو تب بھی اس سے نہ لو" (النساء: ۲۰)

- **حفاظت اور نان و نفقہ کا حق:** اسلام نے مردوں کو عورتوں کا کفیل بنایا۔ عورتوں کے نان و نفقے کی ذمہ داری مردوں پر ہے۔ اس حوالے سے سورۃ النساء میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "مرد عورتوں پر محافظ اور منتظم ہیں"

- مغربی معاشرے میں عورت آزاد ہے اور اسکی ذمہ داری اٹھانے والا کوئی مرد نہیں۔ خاندانی تصور نہ ہونے کی وجہ سے مغربی عورت بحیثیت ماں، بیٹی، بہن اور بیوی کسی مرد کی ذمہ داری نہیں بلکہ اپنا نان و نفقہ پورا کرنے کی خود ذمہ دار ہے۔

- **جائیداد کا حق:** اسلام نے عورت کو وراثت میں حق عطا کیا۔ رشتے کے لحاظ سے خواتین کا وراثت میں حق ملکیت بیٹی کی حیثیت سے، بہن کی حیثیت سے، بہن کی حیثیت سے اور ماں اور بیوی کی حیثیت سے اس کے حقوق کو محفوظ رکھا گیا ہے۔

- **ووٹ دینے کا حق:**

اسلام نے عورت کو چودہ سو سال قبل حقِ نمائندگی دیا جبکہ مغرب میں عورت کو یہ حق پچھلی صدی میں ملا۔ برطانیہ کے ہاؤس آف کومنز نے 1918ء میں عورت کو ووٹ کا حق دیا۔ امریکہ میں 1920ء کے بعد انیسویں آئینی ترمیم میں

عورت کو ووٹ کا حق ملا۔ فرانس میں 1944ء میں جب کہ نیوزی لینڈ میں سب سے پہلے 1893ء میں خواتین کو ووٹ کا حق دیا گیا۔ نبی کریمؐ نے اپنی سنتِ مبارکہ سے عورت کے حق رائے دہی کو قانونی بنیاد فراہم کی۔ حضرت محمدؐ کی سنت پر خلافتِ راشدہ میں ایسے عمل ہوا کہ حضرت عمرؓ نے جب چھ صحابہؓ کی کمیٹی بنائی اور حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ کو الیکشن کمشنر بنایا تو حضرت عبد الرحمٰن بن عوفؓ نے مدینے کے گھر گھر جا کر خواتین سے رائے لی۔ انہوں نے حضرت عثمانؓ کے حق میں ووٹ دیا۔

اعلیٰ عہدوں پر فائز ہونا:

حضرت عثمانؓ نے اپنے دورِ خلافت میں 28ھ میں حضرت ام کلثوم بنتِ علیؓ کو ملکہ روم کے دربار میں سفارتی مشن پر بھیجا۔ ان کے استقبال کے لیے ہرقل کی زوجہ آئی اور اس نے روم کی خواتین کو جمع کر کے کہا یہ عرب کے بادشاہ کی بیوی اور اُن کے نبیؐ کی بیٹی لے کر آئی ہیں۔ اس طرح آپ نے سفارتی منصبوں پر عورتوں کی تقرری کی مثال قائم کی۔

شوریٰ میں نمائندگی کا حق:

حضرت عمرؓ کی مجلسِ شوریٰ میں خواتین کو بھی نمائندگی حاصل تھی۔ ایک دفعہ جب آپؓ نے عورتوں کی مہر مقرر کرنے پر رائے لی تو مجلسِ شوریٰ میں ایک عورت اُٹھ کھڑی ہوئی اور کہا کہ یہ اختیار آپ کو نہیں کہ آپ مہر کی مقدار متعین کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ترجمہ: "اور اگر تم انہیں بہت سارا مال بھی دے چکے ہو تو واپس نہ لو۔" (النساء: ۲۰)

جس پر آپؓ نے تجویز واپس لے لی۔

مغربی تحریکِ حقوقِ نسواں (موجودہ دور) اور اس کی تباہ کاریاں:

مغربی معاشرے کی تباہی کا بنیادی سبب تحریکِ حقوقِ نسواں ہے۔ یہ عورت کے استحصال کا سبب ہے۔ گھر تباہ ہو کر رہ گئے ہیں، خاندانی زندگی اور شادیاں ٹوٹ جاتیں ہیں اور اس کی جگہ ناجائز تعلقات استوار کرنا ایک رواج بن گیا ہے۔ پیسہ کمانے کیلئے عورت کو بیچا جاتا ہے۔ ناجائز اولاد اور بچے پالنے کے ساتھ نوکری کرنا مغربی عورت کی مجبوری بن چکی ہے۔ اُسکی عزت نہ گھر میں اور نہ ہی باہر محفوظ ہے۔ مغربی معاشرے میں عورت آزاد تو ہے لیکن اس کی کوئی عزت باقی نہیں رہی۔ مردانہ کام کرنے پر مجبور ہے۔ بطورِ ماں، بہن، بیٹی یا بیوی کسی بھی مرد کی ذمہ داری نہیں سمجھی جاتی نہ ہی اس پر وقار مقام کی حامل ہے جو اسلام نے عورت کو عطا کیا ہے۔ عورت کی عزت ستاروں سے بڑھ کر ہے۔ اس دنیا میں جو عظمت نظر آتی ہے وہ عورت ہی کی بدولت ہے۔

؏ مکالماتِ فلاطوں نہ لکھ سکی لیکن
اِسی کے شعلے سے ٹوٹا شرارِ افلاطوں

خلاصۂ بحث

اسلام نے عورتوں کو جان، مال، عزت، تعلیم، صحت اور روزگار کے حوالے سے حقوق عطا کیے ہیں۔ اسلام میں عورت کو ماں کی حیثیت سے وہ درجہ حاصل ہے جو کسی دوسرے رشتے کو حاصل نہیں۔ ماں کی خدمت دنیا و آخرت بنانے کا بہترین ذریعہ ہے۔ بیٹی کو اللہ کی رحمت کہا گیا اور یہ بھی کہ جس نے اپنی بیٹیوں کی اچھی تربیت کی اور پھر ان کی شادی کر دی اُن کے لیے جنت یقینی ہے۔ اسلام نے عورت کے حقوق کی ہر زاویے سے حفاظت کی۔ ذاتی، خاندانی اور معاشرتی بیلنس کیلئے اسلام نے مرد کو عورت پر قوام (ذمہ دار) مقرر کیا اور عورت سے توقع کی کہ وہ مرد کی اطاعت کرے لیکن اس پر بھی مرد کو وارننگ دی گئی کہ عورت سے کسی قسم کی زیادتی نہ کرے۔ مغربی تحریک جس کی اندھی تقلید کرنے پر ہم تلے ہوئے ہیں اس بیلنس کو خراب کر کے عورت کو بیٹی، بہن، بیوی اور ماں کے ایک ایسے روپ میں ڈھالنا چاہتے ہیں جہاں عورت کو مرد کے مدمقابل لا کھڑا کیا جبکہ اسلامی معاشرہ میں مرد اور عورت کا آپس میں کوئی مقابلہ نہیں بلکہ حقوق و فرائض کا ایک ایسا توازن بصورت اعتدال ہے جو درحقیقت اسلامی معاشرے کا حسن ہے۔